وقف بل کا مستقبل اب راجیہ سبھا اراکین کی فرض شناسی پر منحصر ہے

ڈاکٹر سید ظفر محمود

ہندوستان میں بہبود اوقاف کے تعلق سے میرے مضامین کے رواں سلسلہ کی پہلی قسط میں میں نے عرض کیا تھا کہ اس سلسلہ کی تیسری اور آخری قسط میں راجیہ سبھا سلکٹ کمیٹی برائے وقف بل ۲۰۱۰ کی ان سفارشات کا تفصیلی بیان کیا جائے گا جو انھوں نے اپنی ۱۷ دسمبر ۲۰۱۱ کی رپورٹ میں کی ہیں۔اس رپورٹ پر اب اگلی کاروائی کا فیصلہ ہونا ہے۔ امید ہے کہ اس رپورٹ کی روشنی میں راجیہ سبھا وزارت اقلیتی امور کو ہدایت دے گی کہ ان سفارشات کو شامل کرتے ہوے وقف بل دوبارہ پیش کیا جائے۔

یہاں اس بازخوانی کی اشد ضرورت ہے کہ مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کی ۲۰۰۸ کی رپورٹ اور سچر کمیٹی کی ۲۰۰٦ کی رپورٹ میں اوقاف سے متعلق کی گئی ایسی چودہ عدد اہم سفارشیں اب بھی بچی ہیں جن کو وقف بل ۲۰۱۰ میں شامل نہیں کیا گیا تھا لیکن ان کا ذکر راجیہ سبھا سلکٹ کمیٹی کی ۲۰۱۱ کی رپورٹ میں بھی آنے سے رہ گیا ہے۔ ان چودہ سفارشوں کا تفصیلی بیان اوقاف سے متعلق میرے مضامین کے اس سلسلہ کی پہلی قسط میں ہو چکا ہے۔ امید ہے کہ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر جب راجیہ سبھا میں بحث ہو گی تو راجیہ سبھا کے چوکس اور فرض شناس اراکین ہاؤس کی توجہ ان چودہ سفارشات کی طرف بھی مبذول کرائیں گے اور انھیں بھی وقف ترمیمی بل کی نظر ثانی میں شامل کروائیں گے۔

راجیہ سبھا کی سلکٹ کمیٹی نے کہا ہے کہ جب سروے کمشنر کسی جائیداد کو وقف کی حیثیت سے نوٹیفائی کر دے تو پھر ضروری نہیں کہ اسکا میوٹیشن کروایا جائے بلکہ روینیو رکارڈ اور جائیداد کی ملکیت کیلئے اسے نظیریعنی "ڈیمڈ میوٹیشن" مانا جائے۔ دو، صوبوں کے روینیو قوانین اور وقف قانون کے درمیان اگر کوئی نامطابقت ہوتو وقف قانون کوفوقیت حاصل ہو گی۔ تین، "ناجائز طور پر قابض

انسان کی تعریف میں عوامی و نجی ادارے بھی شامل ہوں گے۔ چار' اوقاف کا سروے ایک سال میں پورا کر دینا ہو گا۔پانچ' سنٹرل وقف کائونسل کو صوبائی وقف بورڈوں کی کارکردگی پرنظر رکھنے اور ان کو نصیحت و تنبیہ کرنے کا حق حاصل ہو گا۔چھ' وقف بورڈ میں بطورسی۔ای۔او۔ تعینات کئے جانے کے لئے اگرڈپٹی سکریٹری سطح کا کوئی مناسب افسرنہ ملے تو صوبہ کے باھر سے اسی سطح کا متبادل افسر ڈیپیوٹیشن پر بلایا جا سکے گا۔ سات' اپنے کسی بھی فیصلہ کو عملی جامہ پھنانے کیلئے صوبائی وقف بورڈ ضلع مجسٹریٹ کو احکامات جاری کر سکے گا۔ آٹھ' وقف جائیداد کورائج الوقت بازاری ریٹ پرھی لیز کیا جائے گا۔ نو' بغیرلحاظ حدآمدنی ھروقف کے متولّی کو سالانہ بجٹ تیار کر کے اسی کے بموجب اخراجات کرنے ھوں گے۔ دس' پچاس ھزار روپیہ سالانہ سے زائد آمدنی والے ھر وقف کواپنی آمدنی و اخراجات کا آڈٹ کروانا ھو گا۔

گیارہ حکومت کے ذریعہ کسی زمین کو زبردستی اپنے مالکانہ حق میں کر لینے سے متعلق قانون کے تحت کسی وقف جائداد پر کوئی کاروائی کرنے سے پھلے صوبائی وقف بورڈ سے مشورہ کرنا لازمی ھو گا۔ساتھ ھی ضلع کلکٹر کی ڈیوٹی ھو گی کہ کسی بھی وقف جائدادسے متعلق اس طرح کی کوئی بھی کاروائی شروع کرنے سے پھلے وقف بورڈ اور متولی کو نوٹس دے۔ اور اگرکسی وقف جائداد کی بابت ایسی کاروائی کرنا قومی مفاد میں ضروری ھو تو اسکے بدلہ میں یا تو اتنی ھی قیمتی دوسری جائیداد کسی اور جگہ یا اس وقف جائیداد کی رائج الوقت بازاری قیمت وقف بورڈ کو دینی ھو گی۔ اسکے علاوہ' ان دونوں صورتوں میں' وقف بورڈ کو مجروہ جذبات کی تسکین کے طور پر معقول زرِ تلافی بھی ادا کیا جائے گا۔اس طرح حکومت کے ذریعہ زبردستی اپنی تحویل میں لی گئی کسی وقف جائیداد کو اگر حکومت ایک سال کے اندر مبینہ قومی مقصد کیلئے استعمال نھیں کرتی تووہ وقف جائیداد وقف بورڈکو یا متعلقہ متولی کو واپس لوٹانی ھوگی۔ حکومت کے ذریعہ ۱۹۹۵ سے نیا وقف قانون بننے تک زبردستی اپنی ملکیت و تحویل میں لی گئی تمام وقف املاک پر نظر ثانی کی جائے گی اور اگر یہ پایا جائے گاکہ مبینہ قومی مفادمیں اس کا استعمال نھیں ھوا ھے یا اس پر ناجائز قبضہ ھے تو وہ وقف جائیداد وقف بورڈ یا متولی کو واپس کر دی جائے گی۔اور اگر ایسا کرنا ممکن نہ ھو تو رائج الوقت بازاری ریٹ سے اس کا معاوضہ ادا کر دیا جائے گا یا اس قیمت کی متبادل زمین وقف بورڈ کو دے دی جائے گی۔

بارہ ؎ وقف جائیداد کو لیز پر دیئے جانے کیلئے ضوابط بنانے کا حق حکومت کو نہیں ہو گا۔ یاد رہے کہ وقف بل ۲۰۱۰ء کے تحت یہ حق حکومت نے اپنے پاس رکھنے کی تجویزدی تھی۔ تیرہ ؎ قومی اقلیتی ارتقاء ومالیاتی کارپوریشن سے الگ ہٹ کے قومی ایجنسی برائے ارتقاءِ اوقاف قائم کی جائے گی۔ چودہ ؎ اوقاف پر سے نا جائز قبضہ ہٹانے کی غرض سے قومی احاطات (ناجائزقابضوں‌کی بے دخلی) قانون ۱۹۷۱ء کی متعلقہ شقوں کو وقف قانون میں شامل کیا جائے گا۔ تاکہ ناجا ئزقابضوں کی بے دخلی کی غرض سے کی جانے والی قانونی کاروائی کیلئے وقف جائداد کو عوامی احاطہ مانا جا سکے۔ پندرہ؎ کسی بھی و قف بورڈ کی کسی دو متواترمیٹنگوں کے درمیان ۹۰ د ن سے زیادہ کا وقفہ نہیں گذرے گا۔ سولہ سنٹرل وقف کائونسل کی کسی بھی دو متواترمیٹنگوں کے درمیان ۱۲۰ دن سے زیادہ کا وقفہ نہیں گذرے گا۔

سترہ جو بھی وقف املاک حکومت یا سرکاری ایجنسیوس کے قبضہ میں ھیں انھیں چھ ماہ کے اندر خالی کر کے وقف بورڈ کو سونپ دیا جائے گا یا پھر قبضہ کی تاریخ سے اس کا کرایہ رائج الوقت ریٹ پر ادا کر دیا جائے گا۔ ایسا کیا جانا ۱۹۷۶ء میں‌قائم مقام وزیر اعظم محترمہ اندرا گاندھی کے ذریعہ تمام وزراءِ اعلیٰ کو لکھے گئے اپنے خط میں‌دی گئی ہدایت کے مطابق ہو گا۔یاد رہے کہ سچر کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں اس خط کی طرف حکومت کی توجہ مبذول کراتے ہوے اس بابت مضبوط سفارش کی تھی جسے وزارت اقلیتی امور نے وقف بل ۲۰۱۰ء میں‌نظر انداز کر دیا تھا۔

اس طرح راجیہ سبھا کی سلکٹ کمیٹی نے جے۔پی۔سی۔۲۰۰۸ اورسچر کمیٹی ۲۰۰۶ کی تقریباً آدھی سفارشوں سے مرعوب ھوتے ھوے مندرجہ بالا سترہ اھم نکات کو اپنی ۱۷ دسمبر۲۰۱۱ کی رپورٹ میں شامل کر لیا ھے۔نیز وقف املاک کی پائداری و خوشحالی کو مزید جلا بخشنے کیلئے راجیہ سبھا کی سلکٹ کمیٹی نے ان مثبت سفارشات میں اضافے بھی کئے ھیں۔اب راجیہ سبھا میں ان سفارشات پر بحث ھو گی۔ وھاں ان سب سفارشوں کواستحکام و منظوری ملے ۔ مزید یہ کہ جے۔پی۔سی۔ اورسچر کمیٹی کی بقیہ چودہ سفارشوں پربھی راجیہ سبھا میں‌بحث ھواور انھیں بھی شرف قبولیت ملے۔ نتیجتاً راجیہ سبھا وزارت اقلیتی امور کو ہدایت دے کہ ان اکتّیس سفارشات کو شامل کرتے ھوے وقف ترمیمی بل ۲۰۱۰ میں ضروری ردوبدل کر کے پارلیامنٹ کو دوبارہ پیش کیا جائے۔ ملت و اس کے بھی خواھان کو سارسی نظر رکھنی ھو گی تا کہ وزارت اقلیتی امورو وزارت قانون کے چننده افسرشاہ پھرسے ان

سفارشات کواپنی لا تعلقی بے رغبتی یا تعصب کا شکار نہ بنا دیں۔ان تجاویز کے دیر پا اثرات ہونے ہیں اور اگر ابھی ملت نے انکی طرف بھرپور توجہ نہیں کی تو صدیوں تك اوقاف کا نظام ملت کی غنودگی کا شکار رہے گا۔ وقف قانون میں مطلوبہ ترمیم کی خاطر ملت کیلئے یہ وقت بہت زیادہ کام کرنے کا ہے۔

علامہ اقبال صحیح کہتے ہیں:

جس میں نہ ہو انقلاب موت ہے وہ ز ندگی

روحِ اُمم کی حیات کشمکشِ انقلاب